Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | ہفتہ ۱۴ ر صفر ۱۴۱۰ ھج ، ۱۶ ر تبوک ۱۳۶۸ ہش ، ۱۶ ر ستمبر ۱۹۸۹ ء | نمبر ۲۰۹

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے ۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے ۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے ۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے ۔ نماز بھی بار بار پڑھے ۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے ۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ۱۰)

" قرآن شریف سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جبتک انسان کی فطرت میں سعادت اور ایک مناسبت نہ ہو ایمان پیدا نہیں ہوتا ۔ خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل اگرچہ کھلے کھلے نشان لیکر آتے ہیں مگر اسمیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان نشانوں میں ابتلاء اور اخفاء کے پہلو بھی ضرور ہوتے ہیں ۔ سعید جو باریک بین اور دُوربین نگاہ رکھتے ہیں اپنی سعادت اور مناسبتِ فطرت سے اُن امور کو جو دوسروں کی نگاہ میں مخفی ہوتے ہیں دیکھ لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں لیکن جو سطحی خیال کے لوگ ہوتے ہیں اور جن کی فطرت کو سعادت اور رُشد سے کوئی مناسبت اور حصہ نہیں ہوتا وہ انکار کرتے ہیں اور تکذیب پر آمادہ ہو جاتے ہیں جس کا بُرا نتیجہ اُن کو برداشت کرنا پڑتا ہے" (ملفوظات جلد پنجم صـ۱۱)

" اب غور سے دیکھو کہ حضرت ابو بکرؓ نے اسوقت کوئی نشان یا معجزہ نہیں مانگا بلکہ سُنتے ہی ایمان لے آئے اور دعویٰ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے بھی نہیں سُنا بلکہ ایک اور شخص کی زبانی سنا اور فوراً تسلیم کر لیا ۔ یہ کیسا زبردست ایمان ہے روائت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے سُن کر اس میں جھوٹ کا احتمال نہیں سمجھا ۔
دیکھو حضرت ابو بکرؓ نے کوئی نشان نہیں مانگا یہی وجہ تھی کہ آپکا نام صدیق ہوا ۔ سچائی سے بھرا ہوا ۔ صرف منہ دیکھ کر ہی پہچان لیا کہ یہ جھوٹا نہیں ہے ۔ پس صادقوں کی شناخت اور انکا تسلیم کرنا کچھ مشکل امر تو نہیں ہوتا ۔ اُن کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں لیکن کورباطن اپنے آپ کو شبہات اور خطرات میں مبتلا کر لیتے ہیں وہ لوگ بڑے ہی بدقسمت ہوتے ہیں جو انتظار ہی میں اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور پردہ برانداز ثبوت چاہتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جیسا خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے ۔ انکشاف کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا ۔ نفع میں وہی لوگ ہوتے ہیں اور سعادت مند وہی ہیں جو مخفی ہونے کی حالت میں شناخت کرتے ہیں ۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ۲۴)

ان افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جونہی کوئی شخص خاتم الانبیاء سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنا تعلق توڑتا ہے وہ احمدی نہیں رہتا ۔ اور چونکہ مندرجہ ذیل افراد نے اپنے آپکو غیر مسلم قرار دیکر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے ۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان افراد کا جماعت احمدیہ مبایعین سے کسی نوع کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

۱ ۔ ادریس یحیٰ ولد شیخ محمد یحیٰ ۔ ۴/۲۸ P/L شمشاد منزل الیس الالانہ سٹریٹ جونا مارکیٹ کراچی ۔
۲ ۔ شمشاد احمد ولد عبد الغنی ۴/۲۸ P/L شمشاد منزل الیس الالانہ سٹریٹ جونا مارکیٹ کراچی ۔
۳ ۔ محمد اکرم ولد اقبال شاہ ۔ کراچی
۴ ۔ راحیلہ زوجہ محمد ارشد مکان نمبر ۲۰۶۱ ، گلی نمبر ۱۵ ، فاروق آباد ضلع فیصل آباد ۔
۵ ۔ پیر بخش ولد جلال الدین مکان نمبر ۲۰۶۱ گلی نمبر ۱۵ ، فاروق آباد ضلع فیصل آباد ۔
۶ ۔ محمد ارشد ولد پیر بخش مکان نمبر ۲۰۶۱ ، گلی نمبر ۱۵ ، فاروق آباد ضلع فیصل آباد ۔
۷ ۔ محمد اسلم ولد پیر بخش محلہ اسلام پورہ جناح روڈ ڈھلے چوک گوجرانوالہ ۔
۸ ۔ ارشاد احمد ولد محمد اسلم محلہ اسلام پورہ جناح روڈ ڈھلے چوک گوجرانوالہ ۔
۹ ۔ نثار احمد ولد محمد اسلم محلہ اسلام پورہ جناح روڈ ڈھلے چوک گوجرانوالہ ۔
۱۰ ۔ ملک بشیر الدین خالد ولد ملک صلاح الدین ۔ خیام سٹریٹ مقبول روڈ اچھرہ لاہور ۔
۱۱ ۔ ملک مستقیم الدین ولد ملک صلاح الدین خیام سٹریٹ مقبول روڈ اچھرہ ۔ لاہور ۔
۱۲ ۔ ملک فلاح الدین ولد ملک صلاح الدین خیام سٹریٹ مقبول روڈ اچھرہ ۔ لاہور ۔
۱۳ ۔ ملک نعیم الدین ولد ملک صلاح الدین خیام سٹریٹ مقبول روڈ اچھرہ ۔ لاہور ۔
۱۴ ۔ شریف احمد منور ولد حاجی غلام رسول خیام سٹریٹ مقبول روڈ اچھرہ ۔ لاہور ۔
۱۵ ۔ لئیقہ پروین زوجہ ملک نعیم الدین

(ناظر امور عامہ)

کامل ایمان اُن کا ہے ، جن کے اخلاق اچھے ہیں ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ تبوک ۱۳۶۸ ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء

روحانی خزائن

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف تو آپ کے پاس ہونگی ہی۔ اب تو ان تمام کتابوں کو روحانی خزائن کی صورت میں شائع کر کے یہ آسانی بھی پیدا کر دی گئی ہے کہ ایک ہی دفعہ پورا سیٹ خریدیں اور یہ سارا خزانہ مل گیا۔ اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو ضرور حاصل کریں۔ اور جس طرح خزانہ کا فائدہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسے خرچ کیا جائے اس خزانے کو بھی خرچ کر کے آپ دیکھیں گے کہ یہ خزانہ ہر موقع پر اور ہر حال میں آپ کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ آپ کے علم میں اضافہ کرے گا آپ کی روحانیت کو جلا دیگا۔ آپکی زندگی کے مقصد کے حصول کو آسان سے آسان تر بنا دیگا اور آپ کی نیکی کو تسلسل عطا کرے گا۔

کسی کے پاس بہت سا روپیہ پیسہ ہو اور اس کے کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ کھانا ناپسندیدہ سا ہو۔ کسی کی وہ مدد نہ کرتا ہو۔ اپنی ذات پر پیسہ نہ خرچ کرتا ہو تو اس روپے پیسے کا اس کے پاس ہونا اسکے حق میں نہ صرف مفید نہ ہوگا بلکہ لوگ اسے بُرا بھلا بھی کہیں گے۔ یہی حال علم کا ہے کتابیں آپکے پاس ہوں اور آپ ان کا مطالعہ نہ کریں۔ جہاں کہیں کوئی بات ہو آپ اپنی بے علمی کا اظہار کر دیں تو اسے کون اچھا سمجھے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو روحانی خزائن ہمارے لئے چھوڑے ہیں انکے ہوتے ہوئے ہمارے علم میں کمی اور اس کے استعمال سے لاپرواہی کسی کو بھی زیب نہیں دیتی۔ آیئے ہم ایک پروگرام کے ماتحت اس خزانے سے فائدہ اٹھائیں۔ لوگ ہم سے ملیں تو جان لیں کہ ہمارے پاس ایک خزانہ ہے ہماری باتیں زندگی بخش اور رُوح پرور ہوں۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی مفید ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی بات ہم آپ کو بتائیں (آپکو سے مراد وہ دوست ہیں جن کو اس بات کا علم نہیں) پہلے حضرت اقدس کی ان کتب کا مطالعہ کریں جو اس روحانی خزائن کے آخر پہ آتی ہیں۔ انکی زبان بھی آسان ہے اور ان کا حجم بھی کم ہے لیکن پڑھیں ساری کی ساری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راتوں کے اندھیروں میں ضیاء بن کے رہو تم
جو بات بھی دِل میں ہے وہی بات کہو تم
ہیں پُشت پہ مظلوم کے اللہ کے فرشتے
سہنا جو پڑے ظُلم بشاشت سے سہو تم

(ابو الاقبال)

اے نالۂ خاموش خدا تجھ کو جزا دے
افلاک سے بڑھ عرشِ معلّٰے کو ہلا دے

اے چشمِ ستم دیدہ وہ طوفان بپا کر
جو دیدۂ سفّاک کو بھی خون رُلا دے

اے دل تُو لہُو بن کے مِری آنکھ سے ڈھل جا
چمکا ہُوا رنگِ رُخِ آفاق اُڑا دے

اے خونِ جگر سینہ میں کھَول اور اُبل جا
اِک جوشِ جنُوں خیز رگ وپَے میں رچا دے

اے عقلِ رَسا اور ترِا اب نہیں کچھ کام
دیوانوں کی فہرست میں اِک نام بڑھا دے

گزرا ہے جو نظروں سے وہ بھولیں نہیں نظریں
گزری ہے جو دل پر اُسے دل کیسے بھُلا دے

خود میرے محافظ نے ہی چھینی میری دولت
یہ طُرفہ ستم کیوں نہ مری جان جلا دے

رگ رگ میں تپِ غم سے لہُو کھَول رہا ہے
مُنہ نکلتے ہیں حسرت سے مرا میرے ارادے

مخلوق نے انصاف کی توقیر گھٹا دی
اللہ مِرا حوصلۂ ضبط بڑھا دے

صد حیف کہ کمزور کو بے وجہ زبردست
اِک تختۂ مشقِ ستم و جَور بنا دے

کیا جُرم ہے کیا میں نے بگاڑا ہے کسی کا
کچھ میری خطا بھی تو کوئی مجھ کو بتا دے

اِک میں ہی تو دیوانۂ آئینِ وفا تھا
اللہ! مجھی کو وہ غمِ ہوش رُبا دے

آتے ہی مرا ذکر بدل جاتی ہے تیوری
اب کیا کہوں۔ اللہ اُن آنکھوں کو حیا دے

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

بعض یورپی کمپنیاں

روپے اور مزید روپے۔ یوں کہئے دولت اور مزید دولت کی کس کو ضرورت نہیں۔ لیکن کچھ لوگ جائز طریقے سے روپیہ کماتے ہیں اور کچھ لوگ ناجائز طریقے سے کچھ لوگ جائز طریقے سے کمائے ہوئے روپے سے دولت بناتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ناجائز طریقے سے۔ عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ تیسری دنیا کے ملک تجارت میں اتنے صاف اور سیدھے طریق استعمال نہیں کرتے جتنے کہ انہیں کرنے چاہئیں اور کہ یورپ میں اس قسم کی دیانت ان کا نشان بن چکی ہے۔ یہ بات ہو سکتا ہے ٹھیک ہی ہو۔ لیکن ہم حالات کو پس پشت ڈال کر ایسے مقابلے کرتے ہیں تیسری دنیا کے ملک غریب ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی ان کے لئے اہمیت ہے۔ تھوڑی تھوڑی رقمیں بھی ان کے لئے دولت کہلا سکتی ہیں۔ اس لئے وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز میں بھی فریب کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔ یورپ امیر ممالک ہیں وہاں پر اگر کسی کو چھوٹی سی گری پڑی چیز ملے تو اسے وہ کیوں اٹھائے گا۔ اور کیوں اپنے پاس رکھے گا۔ اور کیوں نہیں چاہے گا۔ کہ وہ اسے فوراً اس کے مالک تک پہنچا دے۔ لیکن اگر چیز بڑی ہو اتنی بڑی کہ یورپ کے امیر ممالک کے لوگ بھی اسے اہمیت دے سکیں تو بات وہی ہو گی جو تیسری دنیا کے ملکوں میں۔

کہتے ہیں کہ مئی ۱۹۸۶ء میں دو جہاز یونان کی بندرگاہ سالونیکا سے چلے ان کی منزل بیلجیئم تھی اور کہا یہ گیا کہ ان پر ۲۰ ہزار ٹن مقامی مکئی لدی ہوئی ہے۔ یہی بات کسٹم والوں کو بتائی گئی لیکن یورپین کمیونٹی کے اہلکاروں نے تحقیق سے یہ بات معلوم کی کہ یہ مکئی یونانی نہیں تھی بلکہ یوگوسلاویہ کی تھی۔ اور یوگوسلاویہ سے سالونیکا میں سمگل کی گئی تھی۔ اور اس طرح سمگل کرنے سے ۲.۸ ملین ڈالر محصول بچا لیا گیا۔ یہ محصول یورپین کمیونٹی کے زراعتی فنڈ کو دیا جانا تھا۔ جس سے وہ محروم ہو گئے۔ ہوا یہ کہ یونانی کسٹم حکام نے غلط کاغذات تیار کئے لیکن اس کے باوجود یورپین کمیونٹی کے حکام نے پتہ چلا لیا۔ گذشتہ جون میں یورپین کمیونٹی کے ایگزیکٹو کمیشن نے یونانی حکومت پر اس بات کا دعویٰ کیا کہ اس نے اس فریب کاری کا پتہ چلانے میں سہل انگاری سے کام لیا ہے۔ اگر یونان کی حکومت یورپین عدالت میں یہ مقدمہ ہار جاتی ہے تو اسے ۲۶۸ ملین ڈالر محصول کے ادا کرنے پڑیں گے۔ اور ایک ملین ڈالر سود کے طور پر بھی۔

یورپین کمیونٹی بنائی تو اس لئے گئی تھی کہ سب کو مل جل کر کام کرنے سے فائدہ ہو اور ان علاقوں کے باشندوں کے لئے سہولیات میسر آسکیں۔ لیکن اب آہستہ آہستہ ان علاقوں میں تجارت کی فریب کاری نمایاں سے نمایاں تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ یورپین پارلیمنٹ کے ایک سابق صدر پیٹر ڈینکرٹ PIETER DANKERT کا اندازہ ہے کہ محصول کی جو رقوم فریب دہی کے ذریعے بچائی جارہی ہیں وہ کم از کم ۵ ارب ڈالر سالانہ ہیں یا یوں کہئے کہ یورپین کمیونٹی کے سارے بجٹ کا دس فی صد۔ اس بات کے کھل جانے پر جب مختلف ممالک نے تجزیے کئے تو انہیں پتہ چلا کہ کروڑوں ڈالر کی رقوم غت ربود کی جارہی ہیں اور یہ سارا نقصان ٹیکس ادا کرنے والوں کو ہو رہا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس فریب دہی کے خاتمے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ ممالک کی حدود بہت حد تک کھولی جارہی ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ فریب پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے۔

کہتے ہیں کہ فریب کی قسمیں بھی بدل رہی ہیں مثلاً پہلے اس رقم سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا تھا جو حکومت مدد کے طور پر کسانوں کو پیش کرتی ہے اور وہ اس طرح کہ کسی نے زیتون کے باغات کے لئے مدد حاصل کی اور فہرست میں ایسے باغات بھی شامل کر دیئے جن کا کہیں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ یعنی درخت موجود نہیں ہیں اور ان کے لئے حکومت کی طرف سے مدد حاصل کی جارہی ہے۔ یہ تو عام طور پر انفرادی فریب دہی تھی۔ اجتماعی فریب دہی کارپوریشنوں کی طرف سے ہونے لگی ہے اور وہ زیادہ تر محصول کی عدم ادائیگی پر منتج ہوتی ہے۔ گذشتہ دنوں دس فرانسیسی کمپنیوں نے آپس میں ۲۲ ملین ڈالر کی مدد تقسیم کر لی انہوں نے مصر کے لئے گوشت پر لیبل لگایا جہاں گوشت بھیجنے کے لئے حکومت امدادی رقوم دوسری جگہوں کے مقابلے میں زیادہ دیتی ہے۔ لیکن حقیقتاً گوشت کے یہ سارے جہاز برازیل بھیج دیئے گویا امداد مصر کے لئے حاصل کی۔ اور گوشت برازیل کو دے دیا۔ حتیٰ کہ مغربی جرمنی کی بعض فرموں کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مصر سعودی عرب اردن اور عراق کی مہریں بنوائی ہوئی ہیں چیزیں چاہے کہیں بھیجیں وصولی کے دستخط انہی ملکوں کی طرف سے ان مہروں کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔

۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۷ء تک ایک کمپنی جسے IMEX کہتے ہیں نے غلط کاغذات بھی بنائے۔ اور غلط منزل پر چیزیں بھی پہنچائیں۔ یہ بات ایک وقت تک کسی کو معلوم نہ ہو سکی کہ یہ جعلی مہروں سے کام کیا جا رہا ہے۔ لیکن کسی سابق کارکن نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سعودی عرب کی بندرگاہ جدہ بحیرہ احمر مہروں کے غلط طرف پر بنائی گئی ہے۔ اور اس بات کا علم اس وقت ہوا جب ۲۶۵ ملین ڈالر کی امدادی رقم دی جا رہی تھی۔ گذشتہ سال یورپین کمیونٹی کے حکام کے علم میں یہ بات آئی کہ فرانس مغربی جرمنی برطانیہ اور آئرلینڈ عام گوشت (گائے کے گوشت) میں سؤر کے گوشت کے ٹکڑے یا اس کی چربی ڈال دیتے تھے تاکہ وزن زیادہ ہو جائے اور اس پر مستزاد یہ کہ گوشت کے ان ٹکڑوں پر ان کے اصل نام لکھنے کی بجائے غلط نام لکھ دیتے تھے۔ تاکہ زیادہ رقم وصول کی جاسکے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ ایسی بندرگاہوں پر سامان اتار دیتے تھے جہاں سے زیادہ رقوم ملتی تھیں اور پھر خاموشی سے اور چوری چھپے وہی سامان وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہوں پر پہنچا دیا جاتا تھا۔ یہ دوسری جگہیں ایسی تھیں جہاں سامان پہنچانے کے لئے امدادی رقوم کم ملتی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک ہوں یا یورپ یا امریکہ فریب دہی سے بچانے والی چیز صرف اور صرف خدا کا ڈر ہے۔ جن لوگوں کو خدا کا ڈر نہیں وہ اس دنیا میں ہر وہ کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جس سے ان کی کمائی میں اضافہ ہو اور ان کی دولت بڑھتی چلی جائے۔

امریکہ کی نئی نسل

پہلے پہل ہم نے سنا کہ ہمارے ملکوں میں اگر چھوٹے بچے والدین سے زیادہ سوال کریں تو انہیں ڈانٹ دیا جاتا ہے۔ چپ کرا دیا جاتا ہے حالانکہ یورپ میں بچے کے ہر سوال کا بڑی خوش دلی سے جواب دیا جاتا ہے۔ ایک عرصے تک ہم یہ بات سنتے رہے پھر جب یہ بچے جوان ہوئے تو جو باتیں ہمارے سامنے آئیں وہ کسی حد تک تشویشناک تھیں اور وہ یہ کہ یورپ کے بچے جوان ہو کر ماں باپ کی بات ہی نہیں مانتے۔ وہ جو چاہے کرتے ہیں۔ نہ کسی کے مشورے کی انہیں پرواہ ہے نہ انکے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کر سکتا ہے پھر ایک عرصے تک یہ بات چلتی رہی کہ نوجوان بالکل مادر پدر آزاد ہو گئے ہیں۔ ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت تو ساری دنیا میں مشہور ہے لیکن کہتے ہیں نا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب ان نوجوانوں نے اپنے والدین کے خلاف بغاوت کر دی تو ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت سکڑ کر رہ گئے۔ انہوں نے بھی سوچنا شروع کر دیا کہ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا۔ انگلیوں کو کسی حد تک ٹیڑھا کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسے بچوں کو دماغی امراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ہسپتالوں میں داخل کروانا شروع کر دیا۔

۱۹۸۰ء میں امریکہ میں ۸۲۰۰۰ ایسے بچے تھے جو اپنے اس رویے کی وجہ سے دماغی ہسپتالوں میں داخل کروائے گئے تھے۔ ۱۹۸۶ء میں یہ تعداد ایک لاکھ بارہ ہزار ہو گئی۔ اور اتنے بچوں کو دماغی ہسپتالوں میں داخل کرنے کے لئے پورے انتظامات بھی نہیں تھے۔ ڈاکٹر صاحبان نے نجی طور پر پرائیویٹ دماغی ہسپتال کھولنے شروع کر دیئے اور کہا جاتا ہے کہ ۴۳۰۰۰ بچے ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں رکھے گئے ہیں۔ پہلے ۱۷۰۰۰ تھے۔ ۱۹۷۰ء میں ۶۴۵۲ تھے۔ ۱۹۸۰ء میں ۱۷۰۰۰ ہو گئے اور ۱۹۸۶ء کی یہ تعداد ۴۳۰۰۰ ہے۔ اسی سلسلے میں ایک مثال بھی دی گئی ہے اور وہ یہ کہ ایک سترہ سالہ لڑکی جاگنگ کرتے ہوئے ایک ۳۱ سالہ مرد سے ملی وہ ہائی سکول میں پڑھتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ اس کی طبیعت بھی بہت اچھی ہے سکول میں گھر میں محلے میں سب سے اچھی طرح ملتی تھی لیکن اس دن کی جاگنگ کے بعد اس کے والدین کہنے لگے اس کی طبیعت میں کچھ تیزی آگئی ہے۔ چڑچڑاپن ہو گیا ہے اور والدین سے بغاوت کے آثار ہیں۔ اس ساری تبدیلی کی وجہ یہ تھی کہ والدین نے ان دونوں کو آپس میں شادی کی اجازت دینے سے انکار دیا۔ لڑکی نے ایک دن اپنی جمع شدہ پونجی میں سے ایک ہزار ڈالر اس شخص کو دیئے کہ وہ اسے تجارت میں لگا لے۔ جب والدین کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت آگے بڑھنا شروع ہو گئی ہے چنانچہ وہ اسے دماغی امراض کے ہسپتال میں لے گئے۔ تشخیص یہ کروائی گئی کہ یہ جوان ہو رہی ہے اور والدین کی باغی۔ ڈاکٹر صاحب نے سرٹیفکیٹ پر لکھا کہ بہت زیادہ روتی ہے اور والدین سے ناراض ہے اور بہت زیادہ ڈیپریشن کا شکار۔ وہ کہتی رہی کہ اس میں سے کوئی بات درست نہیں ہے۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔ لیکن ہسپتال نے اسے فارغ کرنے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کے دوست نے ایک وکیل کی خدمات حاصل کیں اور مقدمہ کرنے کی دھمکی دے دی یہ دھمکی ملنے کے بعد اس لڑکی کو دماغی امراض کے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ ایسی مثالیں اب اتنی زیادہ سامنے آنے لگی ہیں کہ کہا جا سکتا ہے کہ انہیں ضربیں لگ رہی ہیں۔ ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت اپنی جگہ پر، لیکن اگر ایک گھر میں کوئی شخص دن رات ماں باپ کی تکلیف کا باعث ہو اور انہیں ہر طرح سے زچ کرنے کی کوشش کرے تو ماں کی ممتا کہاں تک باقی رہے گی اور باپ کس حد تک شفقت کا سلوک کر سکے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان رشتوں کے قیام اور ان کے استحکام کے لئے ضروری ہے ماں باپ صحیح طور پر ماں باپ بن کر رہیں اور بچے بھی اپنا اور اپنے ماں باپ کا مقام پہچانیں اور اس کے مطابق ان سے سلوک کریں۔ مامتا بھی جاری رہے گی اور باپ کی شفقت بھی

ایک طوفاں کا پیش خیمہ تھا
رات آنسو جو آنکھ سے ٹپکا

آج ہر جورِ ناروا ہے روا
دیکھتا ہے یہ بیکسوں کا خدا

یہ بغاوت ہے دیکھ نغمہ سرا
دل سے نکلے ہیں جو وہ گیت نہ گا

اسکی زینت ہیں کتنے ویرانے
کیا یہ دل ہے کہ وسعتِ صحرا

بامِ رفعت سے کون دیکھتا ہے
کون نیچے لگا رہا ہے صدا

وجہِ تسکیں ہے بعد مرنے کے
شاہ کا مقبرہ کہ گورِ گدا

اُنکو دنیا تو مل گئی ناہید
کیا ہوا گر خدا ملا نہ ملا

عبدالمنان ناہید

پولینڈ

پولینڈ کی پارلیمنٹ نے ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء کو سالیڈیریٹی کے ایک مستعد کارکن مازوویسکی کو وزیر اعظم منتخب کر کے مشرقی یورپ میں کمیونسٹ پارٹی کے ۴۰ سالہ دور اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ اراکین پارلیمنٹ نے نہایت پُر جوش طریق پر مازووسکی کو ۳۷۸ ووٹ دیئے۔ ان کے خلاف صرف ۴ ووٹ پڑے جبکہ ۴۷ اراکین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ مازوویسکی کیتھولک ہیں اور نہایت سنجیدہ طبیعت کے مالک مصنف۔ حکومت کیساتھ سالیڈیریٹی کی گفت وشنید میں آپ نے ایک بہت اہم کردار ادا کیا۔ یہ گفت وشنید گذشتہ سردیوں کے موسم میں ہوئی تھی۔ اسی کے نتیجے میں سالڈیریٹی کو پارلیمنٹ تک پہنچنے کا موقعہ ملا۔ آپ کی عمر ۶۲ سال ہے اور آپ ایک اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ آپ دانش وروں میں ان کے رہنما سمجھے جاتے ہیں اور مزدوروں کے مشیر کار۔

جب اگست ۱۹۸۰ء میں لینن شپ یارڈ میں گڈانسک میں سٹرائک ہوئی تو آپ مزدور رہنماؤں کے مشیر تھے۔ یہ سٹرائک کمیونسٹ دنیا میں پہلی مزدور یونین کے قیام کا باعث بنی۔ وہ ایک سال جیل میں بھی رہے۔ اور یہ وہ موقعہ تھا جب حکومت نے دسمبر ۱۹۸۱ء میں مارشل لاء نافذ کر دیا تھا۔ ان کے جیل جانے سے ان کی پارٹی بھی زیر زمین چلی گئی۔ اگرچہ ان کی جیل میں مدت تو ایک سال تھی لیکن پارٹی ۷ سال تک برسرعام نہ آسکی۔ جون میں جو انتخابات ہوئے تھے ان میں مازووسکی نے پارلیمنٹ میں داخل ہونے سے احتراز کیا اور اس بات کو ترجیح دی کہ سالیڈیریٹی کے اخبار کی ادارت کا کام دوبارہ شروع کر دیں اور یہ کام اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ مارشل لاء حکام نے اس پرچے کو بند نہیں کر دیا۔

ان کا نام خاصا مشکل معلوم ہوتا ہے اگرچہ عام طور پر انہیں مازووسکی کہا جاتا ہے لیکن پورا نام "تاڈیے اوش مازووی ایٹسکی" ہے۔ پیشے کے لحاظ سے آپ ایک وکیل ہیں ۱۹۵۷ء میں آپ نے کیتھولک دانشوروں کی وارسا کلب قائم کی جو ملکی حالات پر غور و فکر کرنے کے لئے ایک موثر ذریعہ ثابت ہوئی اور کیتھولک خیالات کی کمیونسٹ نظریے پر برتری ثابت کرنے کا باعث بنی۔ کمیونسٹ حکام نے ۱۹۷۲ء میں انہیں پارلیمنٹ کی رکنیت کے لئے انتخاب کروانے سے اس لئے روک دیا کہ انہوں نے از خود ایک ایسی کمیٹی کے قیام کا اعلان کر دیا جس نے ۱۹۷۰ء میں فوج کے ہاتھوں مارے جانے والے مزدوروں کی تحقیقات کرنی تھی۔ ۱۹۷۰ء کے آخری ایام میں انہوں نے ایک فلائنگ یونیورسٹی قائم کی جس میں ملک کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو اس بات پہ لیکچر دینے کے لئے مقرر کیا گیا کہ ان کی آزادی میں کیا رکاوٹیں ہیں۔ یہ طریقہ تعلیم کمیونسٹ تعلیمی سسٹم سے بالکل مختلف تھا۔

انہوں نے ۶۰ دانشوروں کے دستخطوں سے ایک خط بھی جاری کروایا جس میں حکومت کو یہ تلقین کی گئی تھی کہ بالٹک میں جو ۱۹۸۰ء کے اگست میں سٹرائک ہوئی تھی اسے گفت وشنید کے ساتھ طے کیا جائے اور یہی وہ کارروائی تھی جس سے سالڈیریٹی وجود میں آئی۔ اس وقت انہوں نے "لیخ ولیسا" کی کمیونسٹوں سے گفت وشنید میں خاصی مدد کی۔ اور اسی وجہ سے وہ سالڈیریٹی کے رہنماؤں اور ان کے مشیروں میں شامل ہو گئے۔ جب گڈانسک کے شپ یارڈ میں ۱۹۸۸ء میں سٹرائک ہوئی۔ اس وقت بھی وہ پارٹی کے مشیر کے طور پر اپنی خدمات پیش کرتے رہے۔ یہ بات مئی اور اگست ۱۹۸۸ء کی ہے۔ اور یہی وہ موقعہ ہے جب انہوں نے سالڈیریٹی کو دوبارہ قانونی طور پر جائز قرار دلوایا۔

نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو

(کشف الغطاء ص ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب والد پروفیسر عبدالسلام صاحب

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے متعلق الفضل ۱۱ اگست کے شمارے میں ایک مضمون شائع کیا گیا تھا۔ اس کے تسلسل میں اب محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام، محترم مولانا عبدالمالک صاحب اور محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامیٹی کے مختصر نوٹ بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایسے بزرگوں کے حالات کے مطابق اپنی زندگیوں کو بھی ہمیشہ نیکی کی راہ پر گامزن رکھیں ـــــ (ادارہ)

اباجان کو ذیابیطس کی تکلیف ۱۹۵۹ء سے تھی۔ دل کی تکلیف ۱۹۶۶ء سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد سے وہ ہمیشہ لکھتے رہے کہ "میں مسافر ہوں"۔ لیکن ان کی ہمت اس قدر بلند تھی کہ ہمیشہ ڈاکٹروں کے مشورہ کے خلاف جہاں کوئی دینی یا جماعتی تقریب ہوتی وہاں باوجود بیماری کے پہنچ جاتے مثلاً درس قرآن کریم کے دوران کئی کئی گھنٹے بیٹھے رہتے۔ تربیتی جلسوں میں التزام سے جاتے اور غشی طاری ہونے کے باوجود وہاں سارے وقت موجود رہتے اس طرح اپنی بیماری کا لحاظ کئے بغیر وہ اپنی طاقت کو پوری طرح صرف کرتے۔ ظاہر ہے کہ ایسی تقریبات کے بعد ان کی بیماری بڑھ جاتی۔

حضرت والد صاحب کی آخری بیماری کے وقت میں نیویارک میں تھا۔ جہاں یونائیٹڈ نیشنز میں شامل ہونے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس اثناء میں مجھے لندن سے فون آیا کہ اباجان کراچی میں بیمار ہیں۔ جس پر میں نے نیویارک سے کراچی فون کرنے کی کوشش کی اور اس سلسلہ میں وائٹ ہاؤس کی امداد لی۔ ان کا خاص سرکٹ ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ کراچی میں گھنٹی بج رہی ہے لیکن آپریٹر اٹھاتا نہیں۔ بہرکیف میں نے اپنی میٹنگ وہیں چھوڑی اور سیدھا نیویارک سے کراچی پہنچا۔ اس وقت عزیز حمید اباجان کو ملتان سے کراچی لا رہا تھا۔ ان پر غشی اور غنودگی طاری تھی۔ لیکن جہاز سے ایمبولنس میں اترے تو مجھے چوما۔ ہسپتال میں تین دن رہے۔ آخری رات میں ان سے ساڑھے نو بجے کے قریب رخصت ہوا۔ اس وقت ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ رو بصحت ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ آخری پلٹا تھا۔ رات کے تین بجے نیند میں ہی دل کا حملہ ہوا اور اپنے مولا سے جا ملے۔

جس التزام سے اباجان نماز کے لئے اس آخری بیماری میں اپنے خشک ہاتھوں سے بار بار تیمم کرتے اور آستینیں کھول کر بازو دھونے کی کوشش کرتے اس کی یاد بار بار آتی ہے۔ اللہ پاک ان پر اپنا خاص الخاص فضل کرے۔

آخری بیماری میں ڈاکٹروں نے ڈرپ لگایا ہوا تھا۔ اس سے بہت تکلیف تھی۔ چوبیس گھنٹے سوئی لگی ہوئی ہے۔ اور بازو اوپر سلنگ پر لگا ہوا ہے۔ اب سوچتا ہوں کہ انہیں کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی۔ ہم سے وہ بار بار اسے نکالنے کے لئے کہتے تھے۔ آپ نے ایک بار فرمایا تھا کہ وہ فرشتہ تھے۔ ان کے کردار کی یہ کیفیت جس قدر اس آخری بیماری میں اجاگر ہوئی۔ اس کا بیان نہیں کر سکتا۔"

مولانا عبدالمالک خاں صاحب
مربی سلسلہ کراچی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کو اگرچہ میں قادیان کے زمانہ سے جانتا تھا۔ لیکن انہیں ملنے اور ساتھ کام کرنے کا موقع کراچی میں میسر آیا۔ آپ کی ذات میں جن خصوصیات کا مجھے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا اور جن سے میں متأثر ہوا ان کا ذکر کرتا ہوں۔

آپ کو اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نیک خادم دین شہرت یافتہ اولاد عطا کی لیکن جماعت میں جو ان کی عزت تھی اس کی وجہ خود ان کا تبتل الی اللہ اطاعت و وفا شعاری خدمت خلق، فرض شناسی کی خوبیاں تھیں۔

ان کا دل خوف خدا سے ہمیشہ معمور رہتا اور ذکر الٰہی کو وہ اپنی غذا سمجھتے۔ رضاء الٰہی کی طلب میں مستعد رہتے۔ وہ اس بات کو بہت پسند فرماتے تھے کہ کوئی ان کو خدا تعالیٰ کی باتیں سناتا رہے۔ ایک دفعہ احمدیہ ہال میں خاکسار کو ذکر الٰہی کے موضوع پر خطبہ پڑھنے کا موقع ملا۔ نماز جمعہ کے بعد چوہدری صاحب ٹھہرے رہے اور مجھے ایک طرف علیحدہ لے جا کر فرمایا آج آپ نے میری روح خوش کر دی۔ جماعت کو ایسے ہی خطبات کی ضرورت ہے پھر آبدیدہ ہو کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ میں ڈرتا ہوں مجھ سے ذکر الٰہی میں کمی رہ گئی تو کیا ہوگا۔ پھر فرمایا آپ دعا کریں کہ میرا یہ خانہ بھرپور رہے۔

نماز باجماعت کا ہمیشہ التزام رہا۔ نہ صرف خود نماز باجماعت کے لئے تشریف لاتے بلکہ اپنے چھوٹے بڑے سب بچوں کو ساتھ لاتے۔ خواہ کتنی دور سے آنا پڑے۔ ایک موقع پر جبکہ حضرت قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کراچی میں تشریف فرما تھے۔ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے حضور نے علالت طبع کی وجہ سے اطلاع بھجوائی کہ خاکسار پڑھا دے۔ خاکسار نے حسب حکم نماز پڑھائی اور نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ یوسف کا پہلا رکوع پڑھا اور دوسری رکعت میں سورۃ البروج۔ نماز اور درس کے بعد چوہدری صاحب نے مجھے فرمایا کہ آج نماز میں بہت لطف آیا۔ میں نے عرض کیا کہ کیوں۔ کیا بات ہوئی فرمایا۔ آج ہی رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں اور اس کی پہلی رکعت میں سورۃ یوسف کا پہلا رکوع پڑھا ہے۔ آپ نے جب اس رکوع کی تلاوت شروع کی تو میرا دل خدا تعالیٰ کے حضور جھک گیا اور بہت دعا کا موقع ملا۔

دوسری خصوصیت میں نے آپ میں یہ پائی کہ آپ حضرت امام جماعت سے بہت محبت کرتے تھے اور اطاعت امام کو اپنا شعار بنایا ہوا تھا۔ اپنی ہر تکلیف اپنی ہر خوشی میں امام کا مشورہ شامل فرماتے اور پھر احباب سے اس کا ذکر فرماتے تاکہ دوسروں میں بھی یہی شعور بیدار ہو۔ ان کا یہ بیان انتہائی مؤثر اور دلکش ہوتا۔ حضرت فضل عمر کی زندگی کے واقعات مجھ سے اکثر بیان فرماتے بالخصوص اپنے فرزند جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تعلیم کا ذکر کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ ترقی اور برکت حضور کی توجہ اور دعا کا نتیجہ ہے۔

تیسری خصوصیت آپ میں یہ تھی کہ ثمر دار شاخ کی طرح جھکے ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر بڑے بڑے فضل نازل فرمائے نیک بیبی عطا کی اور میری سب اولاد کو متبع بنایا۔ مجھے ان سب کی ترقیات اخلاص اور ایمان کے ساتھ دکھلائیں اور یہ ذکر کر کے ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں فروتنی، سادگی ان کا شعار رہا۔ تکبر اور بناوٹ سے موصوف کو بہت نفرت تھی۔

ایک دن مجھے فرمایا کہ میں اپنے رشتہ داروں اور اولاد سے محض لوجہ اللہ محبت رکھتا ہوں۔ اس اظہار محبت میں بھی توحید باری تعالیٰ کا آپ لحاظ فرماتے۔

ایک اور خوبی جو آپ میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھی۔ وہ جماعت کی اصلاح و تربیت کا فکر تھا۔ وہ کسی فرد جماعت میں بھی کوئی قابل اصلاح بات پاتے تو بے جھجک اس کو سمجھاتے خواہ اس کا جماعت میں کوئی بھی مقام ہو۔ ان کے سمجھانے کا طریق پر حکمت و پر خلوص ہوتا۔

آپ دعا گو بزرگ تھے۔ دعا ان کی غذا تھی۔ اور دعا پر بے حد یقین تھا۔ ایک دفعہ احمدیہ ہال تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ آج اجتماعی دعا کرا دیں۔ عزیزم ڈاکٹر سلام صاحب کے انعام کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اعزاز ایک احمدی اور پاکستانی کو حاصل ہو۔ اس وقت جو احباب موجود تھے سب نے مل کر لمبی دعا کی۔ اس دعا کا تمام حاضرین پر خاص اثر تھا۔ مجھے اس دعا کی لذت آج تک یاد ہے۔ دعا کے بعد فرمانے لگے ـــــ یہ دعا قبول ہوگی اور پھر خدا نے ایسا ہی کیا۔ میں نے ایک دن اپنی بچی کے لئے امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کے لئے عرض کیا۔ فرمانے لگے ـــــ میں دعا کروں گا۔ پھر یکایک میرا ہاتھ زور سے تھام کر فرمایا کہ وہ نہ صرف اس امتحان میں بلکہ سب امتحانوں میں کامیاب ہوگی۔ ـــــ خدا تعالیٰ نے اسے میٹرک اور ایف۔ ایس۔ سی دونوں امتحانوں میں فسٹ ڈویژن میں کامیاب کیا۔ اس سلسلہ میں مجھے اپنے فرزند ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کامیابیوں کے متعلق اپنی کئی خوابیں سنائیں۔ آپ کو اکثر سچے خواب آتے۔ باوجود صاحب کشف و رؤیا ہونے کے بے محل کبھی اس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایک دن فرمایا کہ مولوی صاحب مجھے اس قسم کے اظہار سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ نہ معلوم لوگ میرے ذکر کرنے سے کیا سمجھنے لگیں۔

سلسلہ کے خدام اور علماء کا بے حد احترام فرماتے۔ کسی وقت بھی سلسلہ کی خدمت کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ اس عاجز سے اکثر فرماتے۔ تم میرے دوست کے فرزند ہو اور تم پر جو خدا نے فضل کیا کہ سلسلہ کے کام کی توفیق دی اس سے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ماہ صیام میں اخویم محترم مسعود خورشید صاحب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکان پر ہر سال درس کا انتظام ہوتا ہے آپ اس درس میں شریک ہوتے۔ کبھی کبھی حضرت فضلِ عمر کا جو درس آپ نے سنا تھا اس کا کوئی نکتہ یاد آجاتا تو اس کو بیان کرتے۔ درس کے بعد میں اجتماعی دعا کے لئے درخواست کرتا تو آپ نہایت رقت سے دعا کراتے۔ غرض ساری عمر خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی کراچی

مکرم چوہدری صاحب سے خاکسار کا تعارف طالب علمی کے زمانہ سے تھا۔ خاکسار اکتوبر ۱۹۱۶ء میں ملٹری کالج لاہور میں داخل ہوا۔ اور وہاں روڈ پر میڈیکل ہوسٹل میں رہتا تھا۔ ان ایام میں چوہدری صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ عنفوانِ شباب میں بھی آپ کے باریش نورانی چہرہ پر آپ کی نیکی اور تقویٰ و طہارت کے آثار نمایاں تھے۔

خاکسار چونکہ ایک غیر قوم سے آیا تھا اسلئے مکرم چوہدری صاحب مجھ سے بہت ہمدردی اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ مجھے واضح طور پر محسوس ہوتا تھا کہ کوئی ایسی ذاتی خوبی مجھ میں نہیں ہے۔ بلکہ چوہدری صاحب میرے نو احمدی ہونے کی بنا پر مجھ سے مشفقانہ سلوک فرماتے ہیں تاکہ میری تالیفِ قلب ہو اور دینی رنگ میں تربیت ہو۔ ہمارا ان دنوں یہ معمول تھا کہ جو نوجوان ہماری دعوت الی اللہ سے احمدیت کی طرف مائل ہوتے تھے ان کی تربیت کا کام مکرم چوہدری صاحب کے سپرد کر دیتے۔ چنانچہ ڈاکٹر جلال الدین صاحب حال مقیم کراچی طالب علمی کے ایام میں عیسائی ہونے کا عزم کر چکے تھے۔ میری حقیر کوشش سے وہ احمدیت کی طرف مائل ہوئے۔ ان کی تربیت کا کام مکرم چوہدری صاحب نے ہی فرمایا تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر کرنل محمد یوسف صاحب جو حال ہی میں نائیجیریا میں جماعتی خدمات بجالاتے ہوئے فوت ہوئے ہیں۔ ان کے قبولِ حق اور تربیت میں بھی چوہدری صاحب ۔ کا بہت دخل تھا۔ غرض شروع سے ہی مکرم چوہدری صاحب سلسلہ کے فدائی خادم تھے۔ اور آپ کی تمام زندگی جماعتی خدمات میں گزری۔ حضرت فضلِ عمرؓ نے آپکی نیکی اور تقویٰ کی بنا پر آپ کا رشتہ حافظ نبی بخش صاحب کی لڑکی سے کیا۔ جن کے ایک بھائی مکرم فضل الرحمٰن صاحب مغربی افریقہ تھے۔ چنانچہ یہ رشتہ بہت بابرکت ثابت ہوا اور ثمراتِ حسنہ کا باعث ہوا۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف کو دعاؤں سے بہت شغف تھا۔ آپ خدا تعالیٰ سے رسمی طور پر نہیں بلکہ پر یقین ہو کر دعائیں کرتے اور بفضلہ تعالیٰ مستجاب الدعوات تھے۔

آپ اپنی اولاد کے لئے قرآنی دعا "اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا" بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی پرسوز اور انتھک دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نیک، صالح اور دنیوی لحاظ سے بین الاقوامی شہرت کی حامل اولاد عطا فرمائی۔

آپ خود بھی ہمیشہ اسے اپنی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا ہی نتیجہ قرار دیتے اور خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش فرماتے تھے۔

مکرم چوہدری صاحب نافع الناس وجود تھے۔ ان کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو دکھ نہیں پہنچتا تھا۔ ہر وقت اصلاح بین الناس کے فریضہ میں مگن رہتے آپ گویا "تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کے فائدے کیلئے پیدا کیا گیا ہے"۔

آپ کی اس خوبی اور شفقت و محبت کی بناء پر اپنے طالب علمی کے زمانہ میں ہم آپ کو "بھائی صاحب" کہا کرتے تھے اور حقیقتاً آپ کا سلوک ہر ایک سے برادرانہ اور اخوت کا تھا۔

مکرم چوہدری صاحب کو مرکز سلسلہ سے انتہائی محبت تھی وہ آئمہ سلسلہ کے ہر حکم کی اطاعت کو حرزِ جان سمجھتے تھے اور ان سے دلی محبت رکھتے تھے۔ اسی طرح سلسلہ کے خدام کی عزت و احترام ہر حالت میں فرماتے تھے۔ بزرگانِ سلسلہ سے بڑا گہرا ربط تھا اور ان کو بھی دعاؤں کے لئے تحریک کرتے رہتے تھے۔

غرض چوہدری صاحب۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کشتیٔ نوح کی تعلیم کے زندہ نمونہ تھے۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی اولاد کو خاص طور پر ان کے اس روحانی ورثہ کا وارث بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال کرے۔

پروفیسر منور شمیم خالد

سوکِ سینس
CIVIC SENSE
یعنی شعور و احساس شہریت کی اہمیت و ضرورت

اداریہ "روڈ سینس" (راستوں پر چلنے کا شعور) پڑھ کر توجہ اس اہم ضرورت کی طرف مبذول ہوئی جسے سوک سینس یعنی شعور معاشرت یا شہری شعور و احساسِ ذمہ داری کہتے ہیں۔ واقعی یہ بہت عجیب بات ہے کہ آزادی کے چالیس بیالیس سال بعد بھی ہم اچھی زندگی کے ان بنیادی تصورات کے عملی پہلوؤں سے نابلد، ناآشنا اور بیگانہ ہیں سب نہ سہی، ہماری اکثریت ایسی ہی ہے۔

اب یہی دیکھئے خدا نے اگر مکان کوٹھی بنا کر اس میں رہنے کی توفیق دی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ کام بھی کیا ہے کہ ملبہ وغیرہ باہر سڑک / گلی پر پھیلایا جاتا رہا اور آہستہ آہستہ وہ سڑک راستہ / گلی ملبہ پڑنے سے اتنی بلند ہوگئی کہ آمنے سامنے کے گھروں کے صحن کافی نیچے رہ گئے۔ نتیجۃً گھروں کے اندر کا پانی باہر جانے سے رک گیا۔ اور جب بارش ہو تو نسبتاً اونچی سڑک کا پانی مکانوں کے اندر صحنوں میں مار کرنے لگا۔ مکانوں کے اندر کا پانی بھی اندر اور باہر کا پانی بھی اندر کی طرف۔ گھر کا صحن سیلاب کا نقشہ پیش کرنے لگا۔

لیکن اگر سڑک، خوش قسمتی سے پختہ ہے تو پھر تعمیراتی ملبہ سڑک کے اوپر نہیں بلکہ اس کے دائیں بائیں کچے فٹ پاتھ پر ڈال دیا جاتا ہے اور یہ عمل گھر / کوٹھی کی دیوار سے پختہ سڑک تک دو تین فٹ ڈھلوان کی شکل میں برآمد ہوتا ہے۔ اس ڈھلوان کی وجہ سے پیدل چلنے والوں کا راستہ بھی بلاک ہو جاتا ہے اور پکی سڑک کے دائیں بائیں ڈالے گئے ملبے کی وجہ سے سڑک عملاً اب ایک نالی کی شکل اختیار کر چکی ہے ایسے "بلند پایہ" گھروں کا گندہ پانی بھی سیدھا سڑک کے وسط میں جا ٹھہرتا ہے۔ بارش کے دنوں میں یہی پختہ سڑک نہر کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ آج کل برسات کا موسم ہے کسی دن ریلوے روڈ کا ریلوے کراسنگ سے دارالرحمت شرقی کے کونہ تک کا جائزہ لیں۔ یہاں موسمی حالات اس قسم کے ہیں کہ بارش ایک گھنٹہ ہو لیکن ریلوے روڈ کا یہ حصہ ایک ہفتہ تک زیرِ آب رہے گا۔ ہاں جب پانی قدرتی عمل تبخیر سے اڑ کر سڑک خشک کرے گا تو نیچے سے پختہ سڑک کی بجائے کئی انچ موٹے گارے کی جمی ہوئی تہہ برآمد ہو گی۔ اب اس ریلوے روڈ پر سے گزرنے بلکہ فراٹے بھرنے والی ہر موٹر کار ہر ٹرک اور ہر موٹر سائیکل اپنے پیچھے گرد و غبار کا ایک طوفان اپنی تیزی کا چھوڑ جائیگی۔ یہ گرد و غبار راستہ استعمال کرنے والوں کے لئے اڑتی غلاظت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ بیماریوں کا ایک لامتناہی چکر شروع کر دیتا ہے کیونکہ گرد و غبار کی گندگی ہم اپنے سانس کے ذریعہ پہلے اپنے گلے میں اور گلے کے راستہ مزید اندر اپنے پھیپھڑوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ چیز (عمل تنفس) طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے گلا کی خرابی، نزلہ زکام کھانسی اور بخار۔ کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان دوا پر دوا بدلتے چلے جاتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسری دوا۔ آرام آئے تو کیونکر؟ کیونکہ دوا کے استعمال کے ساتھ ساتھ اسی راستہ کی گرد و غبار بھی تو اپنے جراثیم کے لاؤ لشکر کے ساتھ سانس کے نتھنوں سے ہوتے ہوئے گلے سینہ اور پھیپھڑوں میں باقاعدگی سے جا چکتے ہیں۔ آرام آئے تو کیسے آئے۔

کیا یہ سلسلہ یونہی رواں دواں رہیگا؟ کیا ہم اپنے اندر شہری شعور اور احساسِ ذمہ داری پیدا کر کے ان معمولی معمولی مسائل کا حل خود تلاش کر کے اپنا ماحول "قابلِ رہائش" نہیں بنا سکتے؟ صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ کیا صفائی صرف گھر کے اندر ہی درکار ہے؟ گھر کے گند کو باہر سڑک پر پھینک کر ہم راستوں کے حقوق اور چلنے والوں کے حقوق کب تک غصب کرتے رہیں گے؟

اگر یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے

(تذکرہ صـ ۹۶)

ٹاؤن کمیٹی والے اگر اپنے فرائض منصبی (جنہیں شہریوں کے جیب سے وصول کئے گئے ٹیکسوں سے بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں) ادا نہیں کر پاتے تو کیا ہم اپنے گھر / کوٹھی کے ارد گرد کے ماحول کو بہتر اور صاف رکھنے کا اپنی حد تک اپنا فرض ادا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر دوسروں سے توقع رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں۔

آئیے ہم اپنی "روڈ سینس" کے علاوہ اپنی 'سوک سینس' کو بھی بروئے کار لا کر اپنی زندگی کے معیار و انداز کو بہتر سے بہتر بنائیں اور سڑکوں اور راستوں کے حقوق کا سب اہل شہر مل کر تحفظ کریں۔ سڑک کو سڑک ہی رہنے دیں اسے نالی یا پانی کی گزرگاہ بلکہ ٹھہرگاہ نہ بنائیں۔ اپنے گھر / کوٹھی کے باہر پختہ نالی بنائیں اور پختہ سڑک سے نالی تک کم از کم چھ انچ کا سلوپ (ڈھلوان) قائم رکھیں۔ بارش کا پانی سڑک کو دھو کر، صاف ستھرا کر کے، دائیں بائیں اطراف کے سلوپ کے ذریعہ نالیوں میں جا کر آگے نکل جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہر بارش کے بعد سڑکیں ۔ دھل کر صاف ستھری ہو جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

منگل ۱۱ ستمبر سے ولز کپ ایک روزہ نیشنل چیمپئن شپ شروع ہو چکی ہے۔ پہلے روز پانچ مراکز میں یہ میچ بیک وقت کھیلا گیا۔ کل آٹھ مراکز ہیں جہاں یہ میچ کھیلا جائے گا اور ۱۲ ستمبر سے ۲۹ ستمبر تک جاری رہے گا۔ اس کے لئے ایک لاکھ اٹھتیس ہزار روپے صرف کئے جائیں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہ میچ ملک کے آٹھ مراکز میں کھیلا جاتے گا۔ جو ٹیم فائینل جیتے گی اسے ۳۰ ہزار روپے ملیں گے۔ اور جو نمبر دو ہوگی اسے پندرہ ہزار۔ ہر سیمی فائینل کے جیتنے والے کو چار ہزار آٹھ سو روپے، اور ہر لیول کا میچ جیتنے والے کو چوبیس ہزار روپے ملیں گے۔ تین ہزار روپے ہر بہترین بیٹسمین، وکٹ کیپر، باؤلر اور فیلڈر کو ملیں گے۔ اس میں ۱۲ بہترین ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ اس وقت یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ چیمپین ہے۔ انہوں نے گذشتہ میچ میں پی۔ آئی۔ اے کو ہرایا تھا۔ اور اس وقت فیصلہ وکٹوں کے معیار پر کیا گیا تھا کہ جس کی وکٹیں کم گری ہوں اس کو کامیاب قرار دیا گیا۔ دونوں ٹیموں نے ۲۲۸ رنز کی تھیں۔ لیکن یو۔ بی۔ ایل کی صرف چھ وکٹیں گری تھیں۔ اور پی۔ آئی۔ اے کی دس وکٹیں۔

ان ٹورنامنٹ کے آٹھ سالوں میں یو۔ بی۔ ایل چار دفعہ دوم رہا۔ وہ ہمیشہ سیمی فائینل میں ہار جاتے رہے گذشتہ سال وہ یہ میچ جیت گئے۔ پی۔ آئی۔ اے آٹھ دفعہ جیتا ہے۔ ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۵ء، اور ۱۹۸۶ء میں۔ ۱۹۸۴ء میں دوسرے نمبر پر تھا۔

یہ میچ کراچی، حیدر آباد، کوئٹہ، بہاولپور، لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی اور پشاور میں کھیلے جائیں گے۔ سیمی فائینل ۲۲ تاریخ کو لیول اے اور لیول۔ بی کے درمیان ہوگا اور یہ میچ پشاور میں کھیلا جائے گا۔ فائینل ۲۹ تاریخ کو کراچی میں کھیلا جانے کا پروگرام ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ پہلے دن پانچ میچ پانچ مراکز میں بیک وقت کھیلے گئے۔

مختلف میچوں میں جو امپائر مقرر کئے گئے ہیں ان کے نام ہیں شکیل خان اور ریاض الدین، فیروز الدین اور سلیم بدر، میاں اسلم اور اطہر زیدی، شکور رانا اور اکرام ربانی، خالد عزیز اور صدیق خان۔

اگلے مہینے سکواش ورلڈ چیمپین شپ کے ہونے والے ٹورنامنٹ جو ۹ اکتوبر کو شروع ہوں گے، کے لئے پاکستان کی پانچ رکنی ٹیم کے سربراہ دنیا کے نمبر ایک کھلاڑی جہانگیر خان ہوں گے۔ یہ تیسرا موقعہ ہے کہ جہانگیر خان کی سربراہی میں کھلاڑیوں کا وفد جا رہا ہے۔ ۲۷ ملکوں کی ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں حصہ لیں گی۔

اس سے قبل سنگل ورلڈ اوپن یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک کوالالمپور میں کھیلا جائے گا۔ جہانگیر خان ورلڈ اوپن میں اپنے ٹائیٹل کا ساتویں دفعہ دفاع کریں گے۔ ٹیم کے باقی چار رکن بھی ورلڈ اوپن میں حصہ لیں گے۔ اس ٹیم کے ممبران کے نام یہ ہیں۔ جان شیر خان، عمر حیات، زمان گل، زرد جہاں خاں، یہ سب کے سب پی۔ آئی۔ اے کے کارکن ہیں۔ قمر زمان جو برٹش اوپن چیمپین رہے ہیں۔ انہیں اس ٹیم کا کوچ مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں انٹرنیشنل سکواش سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا ہے۔

ڈیوس کپ ایشین زون کا پہلا میچ پاکستان پیپلز ریپبلک آف چائنا کے خلاف ۲ فروری تا ۴ فروری ۹۰ء کو کھیلے گا۔ کرنل ریٹائرڈ ایم۔ اے۔ اے۔ بیگ سکرٹری پاکستان ٹینس فیڈریشن نے کہا ہے کہ پاکستان اکتوبر کے نصف میں ایشین زون چین کے خلاف کھیلے گا اور پھر فلپائن اور انڈونیشیا کے خلاف۔ نچلے نصف میں جاپان۔ انڈیا اور ساؤتھ کوریا ہیں۔ پہلا میچ پاکستان اور چین کے درمیان چین میں کھیلا جائے گا۔ ان دونوں میں سے جو ٹیم جیتے گی وہ فلپائن کے خلاف مارچ ۳۰ تا یکم اپریل تک کھیلے گی۔ یہ میچ کہاں ہوگا۔ اس کا فیصلہ ابھی تک نہیں کیا گیا۔ آخری میچ انڈونیشیا کے خلاف کھیلا جائے گا۔ جو مئی ۴ سے ۶ تاریخ تک ہوگا۔ اس کا مقام بھی ابھی تک فیصلہ نہیں پا سکا۔

بد صحبت سے پرہیز کرو

اَخبارِ احمدیہ

اعلان نکاح

مکرم طاہر احمد صاحب فاروقی ابن مکرم حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی آف کوئٹہ حال مقیم کینیڈا کے نکاح کا اعلان محترمہ امتہ العزیز فائزہ صاحبہ بنت مکرم مرزا البشیر احمد صاحب گوالمنڈی راولپنڈی کے ہمراہ ۸ ستمبر کو مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے بعوض چھ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر کیا۔

احباب جماعت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

"یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے"
(تریاق القلوب صـ۳۹۹)

درخواست دعا

قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دار الیمن غربی ربوہ کی اہلیہ بعارضہ شوگر سخت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
- مکرم ماسٹر فضل دین صاحب آف سیالکوٹ (حال دار الیمن ربوہ) دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔
- مکرم ناصر احمد صاحب بعض پریشانیوں میں مبتلاء ہیں۔

کثرت پیشاب کورس
URINATION COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

بول بستری کورس
BED URIN COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۳۰

شوگر (ذیابیطس) کورس
DIABETES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۸۰

پتھری گردہ کورس
KIDENY STONE COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

پتھری پتہ کورس
BILIARY COLIC COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی
گولبازار - ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل وفا کے ساتھ قدرتِ ثانیہ کیساتھ تعلق جوڑے رکھیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

حضور نے فرمایا:

"بعض احمدی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں تقویٰ ختم ہو گیا ہے اس لئے یہ ابتلاء نہیں بلکہ سزا ہے۔

فرمایا کہ یہ بالکل جھوٹا خیال ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کو جب تک خدا تعالیٰ کامل غلبہ عطا نہیں کرتا اور آپ کے ذریعے دینِ حق کو غالب نہیں کرتا، خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی کا ہاتھ نہیں رکے گا، نہیں تھکے گا اور نہیں ماندہ ہو گا۔ اور اسی لئے اس باطل خیال کو ہمیشہ کے لئے اُکھاڑ پھینکنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ کو ایک وعدہ دیا گیا جو آپ نے بڑے واضح اور کھلے لفظوں میں جماعت کے سامنے رکھا اور وہ وعدہ قدرتِ ثانیہ کا وعدہ ہے جس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا ہے کہ اس کے ظہور کا انتظار کرو اور اسکے لئے دعائیں مانگو تا دوسری قدرت آسمان سے ظاہر ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اور اس دوسری قدرت سے متعلق یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جاری رہے گی۔ ——— یہ قدرتِ ثانیہ جاری ہے اور جب تک اس قدرتِ ثانیہ کے ساتھ جماعت وابستہ رہے گی، خدا کی قدرت جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گی۔ کوئی نہیں جو اس تعلق کو کاٹ سکے۔ پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرتِ ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی، ہرگز نہیں توڑے گی اور ہرگز نہیں توڑے گی یہاں تک کہ دینِ حق کو کامل غلبہ نصیب نہ ہو جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جنوری ۱۹۸۶ء بیت الفضل لندن)

خبریں

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ۱۱ ستمبر کی شام مزار قائد اعظم پر پیپلز پارٹی کے زیر اہتمام ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حقیقت پسند ہیں اور کبھی حقائق کا سامنا کرنے سے نہیں گھبرائیں گے۔ اور نہ ہی آنے والی نسلوں کو دوسرے ملکوں کے پاس گروی رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری منزل اقتدار نہیں بلکہ مضبوط اور مستحکم معاشرے کا قیام ہے۔

• وزیر اعظم کی کراچی والی تقریر کے دوران سٹیج سے ایک مسلح نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ بھرا ہوا پستول لے کر سٹیج پر پڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نوجوان کی عمر ۳۰ سال کے قریب ہے اور اس کا نام اسرار بتایا جاتا ہے۔

وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے اس نوجوان کو مشکوک حالت میں دیکھ کر پکڑ لیا۔ اس کی تلاشی لئے جانے پر اس کے پاس سے ایک پستول جس میں ۹ گولیاں تھیں برآمد ہوا۔ جس پر اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

• وائس آف امریکہ کے مطابق پیر کے روز قائد اعظم کے یوم وفات پر ہونے والے کراچی کے جلسے میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا خیر مقدم کیا۔ وزیر اعظم نے اس موقعہ پر اپنے حامیوں سے فرقہ وارانہ اختلافات ختم کرنے کی اپیل کی اور ملک کے چاروں صوبوں میں یکجہتی کی ضرورت پر زور دیا۔

• افغانستان کے جلاوطن بادشاہ ظاہر شاہ افغانستان واپسی پر تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ نئی عبوری حکومت بنانے کے لئے لوئی جرگہ کا اجلاس بلانا ضروری ہے جس میں افغان قبائل کے تمام سردار شرکت کریں۔

واشنگٹن پوسٹ کے مطابق پاکستان سابق صدر ضیاء الحق کی پالیسی کے خلاف پہلے ہی ظاہر شاہ کو ویزہ دینے کی حامی بھر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک رُوس نے ان تبدیلیوں پر کوئی ردّ عمل ظاہر نہیں کیا۔

• محلہ مجید پورہ سیالکوٹ شہر میں پولیس کی فائرنگ سے ۲۴ سالہ نوجوان آفتاب اصغر کی ہلاکت پر ہونے والے ہنگامے کے سلسلے میں ایک ہزار افراد کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ پنجاب کنسٹیبلری نے سیالکوٹ کے اہم مقامات پر گشت شروع کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں پولیس تھانہ کوتوالی نے مقتول محمد آفتاب اصغر کے قتل اور اسکے جسم سے طلائی لاکٹ، طلائی انگوٹھی کلائی گھڑی، جیب سے نقدی اور قمیض اتار کر لے جانے کے الزام میں اپنے ہی تھانہ کے ایس ایچ او، انسپکٹر رشید خان اور دو پولیس کانسٹیبلوں کے خلاف مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کرو

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۴)

نیکی کرنیوالوں کیساتھ نیکی کرو اور بدی کرنیوالوں کو معاف کرو
(روئداد جلسہ دعا ص ۲۹)

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے
۲ سیلز مین، ایک الیکٹریشن
اور ایک خدمت گار برائے آفس کی ضرورت ہے
امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں
میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۲ ، ۲۲۳۳۷۳

سرزمینِ قادیان کا اولین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، —، ۳۱۰۲۶

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد - اٹھرا
سوکھا - گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
محمود آباد ۳
نزد شبینہ ڈاکخانہ
کراچی ۴۴
ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک حکیم عبدالحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں